كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (العنكبوت — 57)

نماز جنازہ

کے

مختصر احکام

نشر و اشاعت باہتمام: مرکز علم و ثقافت۔ حیدرآباد دکن

THE CENTRE FOR THE KNOWLEDGE & CULTURAL STUDIES

Post Box : 57, AT & Po: Banjara Hills,
Hyderabad-500 034. India.

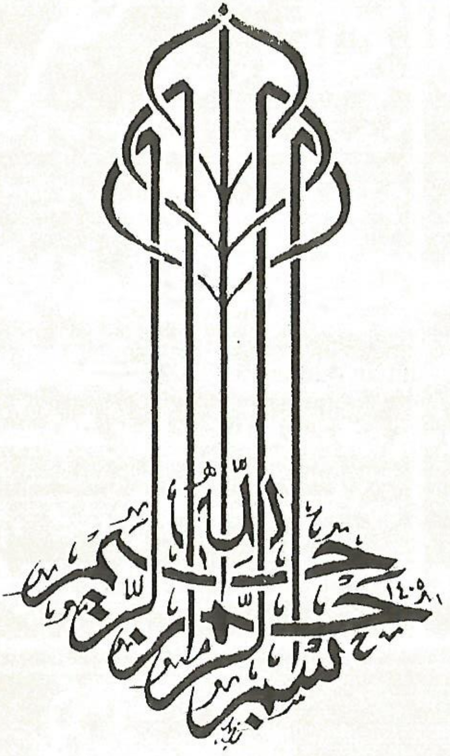
بسم الله الرحمن الرحيم

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ _ (Ar-Rahman - 26,27)

فہرست مضامین

نمبر سلسلہ	مضامین	صفحہ
۱	پیش لفظ مترجم	۵
۲	مقدمہ مصنف	۹
۳	موت کی تیاری	۱۰
۴	کفن اور دفن کے ذریعہ میت کو سفر آخرت کے لئے تیار کیا جائے۔	۱۲
۵	احکام کفن	۱۵
۶	نماز جنازہ کے احکام	۱۶
۷	نماز جنازہ کی کیفیت	۱۸
	قبروں اور مردوں سے متعلق مسائل اور احکام :	
۸	میت کو قبرستان لے جانا اوت دفن کرنا	۲۱
۹	قبروں کی زیارت	۲۸

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں
اور اس کی آمدنی مرکز امام ابن حجر کی تاسیسی و تعلیمی و ترقی کے لئے
اِن شاء اللہ وقف ہے :

تاریخ اشاعت : ۱۵/اکتوبر ۲۰۰۱ء

تعداد : ۱۰۰۰ ہزار

قیمت : ۱۰/روپے

نوٹ : مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے قیمت میں رعایت
اِن شاء اللہ کی جائے گی۔

طباعت دوم: ۲۰۰۰/مئی ۲۰۰۳ء

سوم : جنوری ۲۰۱۲

نشر و اشاعت باہتمام
مرکز علم و ثقافت، حیدرآباد دکن
The Centre for The Knowledge & Cultural Studies
P.O.Box 57, At & PO Banjara Hills, Hyderabad-34.

توشۂ آخرت

سلسلۂ وعظ و نصیحت (۱)

نماز جنازہ کے مختصر احکام

بقلم

ڈاکٹر صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان

استاذ جامعة امام محمدبن سعود الإسلامية

و ممبر هيئة كبار العلماء ۔ ریاض ۔ مملکت سعودی عرب

ترجمہ

محمد العمری أبو عبد الله

نشرو اشاعت باہتمام

مرکز علم وثقافت، حیدرآباد دکن

The Centre for The Knowledge & Cultural Studies

P.O.Box 57, At & PO Banjara Hills, Hyderabad-34.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ مترجم

الحمد لله رب العالمين و العاقبة للمتقين و الصلاة و السلام على أشرف الأنبياء و المرسلين و على آله و صحبه أجمعين، ومن تبعه بإحسان إلى يوم الدين ۔ أما بعد ۔ فإن أحسن الحديث كتاب الله ، و خير الهدى هدى محمد صلی اللہ علیہ وسلم و شر الأمور محدثاتها و كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة فى النار ۔

قارئین کرام! یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کائنات کی ہر جاندار اور بے جان چیز کو ایک نہ ایک دن فنا ہونا ہے یہاں کسی کا وجود دائمی نہیں ہے اس حسین و جمیل مسافر خانہ میں کسی کو ہمیشہ رہنا نہیں ہے بلکہ وقت آنے پر کوچ کرنا ہے، اور ہمارا مستقل ٹھکانا : دار آخرت ہے ۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (وما هذه الحيوة الدنيا إلا لهو ولعب و إن الدار الآخرة لهى الحيون لو كانوا يعلمون)[1] یہ دنیوی زندگی محض بے ہودگی اور کھیل کود ہے اور یقیناً دار آخرت ہی مستقل اور ہمیشہ زندہ رہنے کی جگہ ہے اگر لوگ اس حقیقت سے واقف ہو جائیں گے[2] ۔

لہذا وہی انسان دانا و بینا، عاقل و بصیر ، حاذق و ذکی ہے جو اس دنیا کی زیب و زینت میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحات ضائع نہیں کرتا اور نہ اس کی چار دن کی چاندنی سے

۱۔ العنکبوت ۶۴

۲۔ اس حقیقت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین الحمد للہ پوری طرح واقف تھے ان میں سر فہرست حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے چنانچہ انہوں نے دنیا سے خطاب کر کے فرمایا تھا : "غری غری لقدبتتك ثلاثا" ترجمہ : تو میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے میں نے تجھے طلاق بتہ (تین طلاق) دے دی ہیں اب مجھ سے تیرا نباہ نہیں ہو سکتا ۔

لئے اپنے مستقل ٹھکانے کو مظلم و تاریک، تباہ و برباد، اور ویران و تاراج بنالیتا ہے۔ بلکہ اس کو روشن بنانے اور وہاں کی سعادت حاصل کرنے میں جو اسباب مفید ہوں گے انہیں تلاش کرنے اور انہیں مہیا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جاتا ہے اور پھر اس مقصد کے لئے دنیوی زندگی کو سیڑھی بنالیتا ہے[۳] چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

"الكيس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت، و العاجز من اتبع نفسه هواه و تمنى على الله تعالى"[۴] ترجمہ: حقیقی عقل مند وہ ہے جس نے اپنی جان کا تحفظ کر لیا اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے خوب عمل کیا اور حقیقی عاجز (بے بس ناکارہ) وہ ہے جس نے اپنی جان کو (دنیوی، نفسانی) خواہشات کے پیچھے لگا دیا اور خواہ مخواہ کی تمنائیں (اور بے کار امیدیں) اللہ تعالی سے باندھ رکھا۔

اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے آیئے ہم اصلی روشنی سے فائدہ اٹھائیں، شام ہونے سے پہلے اپنے ٹھکانے لوٹ چلیں، تاریکی چھانے سے پہلے گھر پہنچ کر لمبی سانس لیں۔

آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی دنیوی چمک دمک میں نہ کھو جائیں، رب العالمین

۳۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے (من كان يريد حرث الآخرة نزدله فى حرثه) [الشورى ۲۰] اور ایک حدیث میں ہے "الدنيا مزرعة الآخرة" دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

۴۔ اس حدیث کو امام احمد، ابن ماجہ، حاکم، عسکری، قضاعی، اور ترمذی رحمهم الله نے حضرت نواس بن سمعان کی روایت سے اپنی مستند کتابوں میں درج کی اور امام ترمذی نے اس کی سند کو حسن گردانا ہے امام عجلونی رحمہ اللہ نے اسی مضمون سے ملی جلی ایک حدیث "كشف الخفاء" (۲/ ۱۳۶) میں امام بیہقی کی شعب الایمان کے حوالے سے یوں نقل کی ہے۔

"الكيس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت، العارى العارى من الدين اللهم لا عيش الا عيش الآخرة "در ... عقل مند وہ ہے جس نے موت کے بعد کی زندگی کی خوب تیاری کی اور حقیقت میں خالی اور بے سر و سامان وہ ہے جو دین سے دور ہے۔ اے ہمارے اللہ! آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی اور زندگی معتبر نہیں ہے۔

کو منہ دکھانا ہے، احکم الحاکمین کے روبرو اپنے اعمال کا حساب کروانا ہے ترازو میں اعمال تلوانا ہے، اور وہی ہمارا کارساز اور مددگار ہے تو آیئے ہم سب اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسی سے رحمت و مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔ اللھم استجب! اے اللہ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما اور قدم بہ قدم ہماری مدد فرما۔ (آمین)

قارئین کرام! موت کا احساس دلانے، فکر آخرت کو اجاگر کرنے والا یہ کتابچہ اگرچہ جسم [illegible] ٹا ہے، مگر کوہ طور کی طرح قدر و منزلت میں بڑا اونچا ہے عبرت و نصیحت کا یہ بیش بہا ذخیرہ قرآن و حدیث کے دلائل قاطعہ سے الحمدللہ مرصع ہے۔

علماء سلف صالحین کے عمدہ طریقہ کار پر مملکت سعودی عرب کے ایک مایہ ناز عالم، ھیئۃ کبار علماء کے ممبر، استاذ جامعۃ امام محمد بن سعود اسلامیہ ریاض نے بڑے اخلاص سے اس کتابچہ کی ترتیب دی ہے۔

اس گراں قدر تالیف سے اللہ تعالی ساری امت مسلمہ کو نفع پہنچائے (آمین)

قارئین کرام! اگر اس کتاب میں آپ کے معلومات میں اضافہ کرنے والی کوئی بات ہو تو آپ کو تحقیق کا حق ہے، اور علمائے محققین بالخصوص فقہ مقارن (مقابلتی فقہ) سے واقف حضرات سے ربط پیدا کریں۔ اور "الناس أعداء لما جهلوا" (انجانی بات کا لوگ دشمن ہوا کرتے ہیں) والی مثال ہم پر صادق نہ آئے اور ہم علم کی راہوں کے شہسوار بنیں، تاکہ صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث کے ہم مصداق بنیں: "من سلك طريقا يلتمس فيه علما، سهل الله له طريقا إلى الجنة." أو كما ورد۔ "جس کسی نے تلاش علم میں ایک راہ اختیار کی تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کرے گا۔" اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اور اگر اس کتاب کے ترجمہ میں کوئی نامناسب لفظ اور جملہ آپ قارئین کرام محسوس کریں تو درج ذیل پتہ پر اطلاع فرما کر اللہ سے اجر کی امید رکھیں کیونکہ انسان خطاوار ہے اور رحمان خطاؤں سے مبرا، نقائص سے منزہ، اور باکمال ہے اور اس جیسا کوئی نہیں ہے (ليس كمثله شيء، وهو السميع البصير) [۵] اس کے مانند کوئی نہیں ہے اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے (ولله المثل الأعلى) [۶] اور اللہ ہی کے لئے اعلیٰ مثال ہے (و لله الأمر من قبل و من بعد) [۷] سارے آگے پیچھے معاملے اللہ ہی کے لئے ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين.

۵۔(الشوریٰ / ١١)

٦۔(النحل / ٦٠)

۷۔(انعام / ۴)

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین، حکم بالموت علی بنی الانسان:

تمام قسم کی تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور جس نے بنی نوع انسان پر موت کا فیصلہ کیا۔

چنانچہ اس کا ارشاد ہے: ﴿ کل من علیها فان و یبقی وجه ربك ذوالجلال و الاکرام ﴾ زمین پر جو بھی ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہ جانے کی تمہارے رب کی ذات جو جلال (دبدبہ) اور اکرام والی ہے۔

موت کے بعد لوگ سپرد خاک کردئے جاتے ہیں. یہاں تک کہ بی اٹھائے جانے اور سب کو ایک جگہ جمع ہونے کا دن آجائے پھر سب کے سب دار القرار ہمیشہ رہنے والا گھر ٹھکانا (permenant placet) جنت یا دوزخ کی طرف چل پڑیں گے۔

انسان کی وفات کے بعد بھی کچھ شرعی احکام اس سے متعلق ہوتی ہیں اور وہ غسل دینا، کفن پہنانا، اس کی قبر تک اس کو لے جانا اور پھر دفن کرنا وغیرہ ہیں۔

لہذا کلام فقہاء سے منتخب یہ مختصر احکام ہم ان صفحات کی نذر کر کے ان کی خدمت میں پیش فرمارہے ہیں جو اپنے مرے ہوئے بھائیوں کی تجہیز و تکفین وغیرہ کا ذمہ نباتے ہیں یہاں تک کہ مردوں کو اللہ کی مرضی کے مطابق ٹھیک ٹھاک ان کی جگہ پہونچاتے ہیں۔

ہم اللہ تعالی سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور انہیں بے پناہ اجر و ثواب عطا فرمائے پھر نفع بخش علم اور عمل صالح کی بھی توفیق عطا فرمائے کیونکہ صرف وہی پکار سننے والا اور مرادیں پوری کرنے والا ہے، اور وہی ہمارے نبی محمد اور ان کے آل واصحاب پر درود و سلامتی نازل فرمائے (آمین)

بقلم: ......

صالح بن فوزان بن عبد اللہ الفوزان

موت کی تیاری Death Prepration

موت کو خوب یاد کرنا اور اس کے لئے خاص تیاری کرنا مسنون ہے کیونکہ بنی کریم ﷺ نے فرمایاہے : "اکثروا من ذکرھاذم الذات" لذتوں کو ڈھادینے والی چیز کا خوب ذکر کیا کرو یعنی موت کا۔ (امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح اسنادوں کے ذریعہ اس کی روایت کی ہے و نیز امام ابن حبان اور حاکم وغیرہ نے بھی اس کو صحیح گردانا ہے)

(اگر آدمی بیمار ہو جائے تو) جائز دواؤں سے علاج اور دوا کا استعمال جائز ہے۔ اس لئے کہ اللہ نے کوئی بیماری نازل فرمائی ہے تو اس کے لئے شفاء بھی نازل فرمائی ہے۔ اور یاد رہے کہ ناجائز غذا، شراب اور نجس چیزوں سے علاج جائز نہیں ہے۔

کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک صحیح روایت ہے چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے "إن اللہ لم یجعل شفاء امتی فیما حرم علیھا" بے شک اللہ نے میری امت کی شفاء اس پر حرام کردہ چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

اور علاج ہر حال میں ضروری ہے اور خاص کر مرض کی حالت میں بہت ضروری ہے۔ اور پھر عقیدے میں بگاڑ پیدا کرنے والی اشیاء جیسے جادو، شعبدہ بازی، چھو منتر جن، بھوت پریت وغیرہ کے نام پر ذبح کرنا، کاہن پنڈت نجومی جیسے لوگوں کے ہاں علاج کروانا جائز نہیں ہے

بیمار کو چاہئے کہ وہ اللہ سے توبہ کرے کیونکہ توبہ ہر وقت ضروری ہے اور

حالت مرض میں توخوب توبہ کرنا چاہئے اور اپنے پاس کسی کی امانت ہو یا اس کے لوگوں پر قرض ہوں یا اس پر دوسروں کے حقوق کا تقاضہ ہو تو ادائیگی کی وصیت اپنے وارثین کو کرے اور اسی طرح اس کے چھوٹے بچوں کی سرپرستی اور نگرانی کی بھی وصیت کرے۔ حالت نزاع (سکرات) میں مبتلا شخص کے روبرو کلمہ توحید ﴿ لا اله الا الله ﴾ کی تلقین کرنا مسنون ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "لقنوا موتاكم لااله الا الله "ترجمہ: تم اپنے مرنے والے رشتہ داروں کے سامنے کلمہ لاالہ الااللہ کی تلقین کرو! (مسلم)

مذکور کو اس حال میں قبلے کی طرف لٹانا چاہئے اور جب اس کی روح پرواز ہو جائے تو اس کی دونوں آنکھیں بند کردی جائیں، اور اس کے سارے بدن کو کپڑے سے ڈھانک دیا جائے اور اسی طرح اس کے قرض ادا کرنے اور وصیت پوری کرنے میں فوری اقدام ہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه "مؤمن کی جان اس کے قرض کے ساتھ اٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ ادا کردیا جائے (اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے اپنے مسند اور سنن میں درج کیا اور امام ترمذی نے اس کو حسن گردانا ہے۔ حدیث مقبول کی ایک قسم حسن ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں (۱) حسن لذاتہ (۲) حسن لغیرہ۔ دونوں قابل احتجاج ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کفن اور دفن کے ذریعہ میت کو سفر آخرت کے لئے تیار کیا جائے:

۱) اس کو غسل دیا جائے اور کفن پہنایا جائے اور یہ عمل فرض کفایہ ہے اس کی موت کا علم جن مسلمانوں کو ہو اور انہوں نے اس کو نہلایا اور کفن پہنایا تو یہ سب کے لئے کافی ہے اور تمام مسلمان گناہ سے پاک ہو جائیں گے۔

۲) غسل میت کی ذمہ داری کس کی ہو گی؟

یہ کام وہ آدمی کرے جو مسلمان ہو، بھروسہ مند، امانت دار اور غسل کے احکام اور اعمال سے واقف، ہو اور اگر میت مرد ہو تو مرد ہی اس کا غسل دیں گے۔ عورتوں کو اس کے غسل دینے کا حق نہیں ہے سوائے اس کی بیوی کے، جو اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے! اور اگر میت عورت ہو تو عورتیں ہی اس کا غسل دیں گی، شوہر کے علاوہ دوسرے مرد یہ کام نہیں کریں گے، اور ہاں اگر مرنے والا بچہ ہو جس کی عمر سات سال سے کم ہو تو اس کا غسل مرد اور عورت دونوں میں سے کوئی بھی دے سکتے ہیں۔

۳) غسل کا پانی کس نوعیت کا ہو؟ ضروری ہے کہ پانی پاک اور جائز ہو اگر ٹھنڈا ہو تو بہتر ہے اور ہاں میت کے جسم سے میل دور کرنا ہو یا پھر سخت جاڑے کا موسم ہو تو پانی گرم کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۴) غسل میت کی جگہ: نظروں سے بچا کر بند جگہ غسل دینا چاہئے، چھت والا گھر یا خیمے کے نیچے ممکن ہو تو وہاں غسل دیا جائے۔

۵) غسل سے پہلے کئے جانے والے کام: ناف اور گھٹنے کے درمیان کا جسم لازما چھپا

رہنا چاہئے اور جسم کے بقیہ حصے پر کپڑا نہ ہو تو کوئی پرواہ نہیں ہے، غسل دئے جانے والے چارپائی پر اس طرح لٹائے جائیں کہ جسم سے خارج ہونے والی نجاست اور پانی پیروں کی طرف سے بہ جائے۔

۶) غسل کے موقعے پر غسل دینے والا اور اس کا مددگار وہاں ہوگا ان کے علاوہ کسی اور کو رہنے کی اجازت نہیں ہوگی!۔

۷) غسل کا طریقہ :۔ غسل دینے والا میت کا سر اپنی طرف کو اوپر اٹھا کر اس کے پیٹ پر اپنا ہاتھ پھیرے اور آہستہ سے اس کو دبائے تاکہ جو گندگی نکلنے والی ہے وہ نکل جائے اور پھر خوب پانی بہائے تاکہ وہ نکلنے والی گندگی کو خوب بہالے جائے پھر غسل دینے والا شخص اپنے ہاتھ پر کھردرا کپڑا لپیٹ لے اور میت کو استنجاء کروائے اور مخرج (گندگی نکلنے کی جگہ) پانی سے خوب دھوئے اور اب (دل سے) غسل کی نیت کرے (نہ کہ الفاظ سے) پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور میت کو نماز کے لئے وضوء کرنے کی طرح مکمل وضوء کروائے اور ناک میں پانی لینے کے سلسلہ میں اتنا کافی ہے کہ بھیگی انگلیوں سے دانت اور نتھنوں پر سے گزارے، یا بھیگا کپڑا دانتوں اور نتھنوں سے گزارے اور اس کے منہ یا ناک میں پانی نہ ڈالے، پھر اس کا سر اور داڑھی (کے بال) بیر کے جھاگ یا صابون سے دھوئے اب جسم کے دائیں اعضاء : گردن کا حصہ، سیدھا ہاتھ اور مونڈھا، سینے اور پہلو کا دایاں حصہ ران اور پنڈلی کا دایاں حصہ وغیرہ سے غسل شروع کیا جائے اور پھر بائیں جانب کے اعضاء بھی دھوئے جائیں، غسل کے وقت رگڑ کے کپڑے کا استعمال ہو اور بیر کے پتے اور صابون کا بھی استعمال ہو!۔

۸) تعداد غسل: پاکی اور صفائی ایک مرتبہ حاصل ہو تو ایک ہی غسل کافی ہے ورنہ تین تین مرتبہ غسل اعضاء مستحب ہے، اگر ان سے بھی گندگی پوری طرح نہ دور ہو تو سات مرتبہ اعضاء دھوئے جاسکتے ہیں اور آخری مرتبہ کافور کا استعمال ہو، کیونکہ وہ میت کے جسم کو صاف ستھرا، خوشبودار اور ٹھنڈا بنادیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ غسل کے آخر میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ اس کا اچھا اثر باقی رہے۔

۹) غسل کے بعد والے کام: میت کا جسم کپڑے وغیرہ سے پاک کیا جائے، موچھ ہو تو کاٹے جائیں، ناخن بڑھے ہوئے ہو تو تراشے جائیں، بغل کے بال نکالے جائیں، اور کفن میں رکھے جائیں، عورت کے سر کے بال تین کرنا نے جائیں اور اس کے جسم کے پیچھے لٹکا دئے جائیں۔

(۱۰) میت کو غسل دینا ناممکن ہوا تو کیا کیا جائے؟ پانی فراہم نہ ہو یا پھر میت کوڑھی کا مریض ہو یا اس کا جسم جلا ہوا ہو اور پھر غسل سے ٹکڑے ہو جانے کا اندیشہ ہو یا میت عورت ہو اور شوہر اس کا وہاں نہ ہو، یا مرد ہو اور وہاں صرف عورتیں ہی ہوں ان میں سے کوئی اس کی بیوی نہ ہو تو ان حالات میں میت کو غسل کے بجائے تیمم کروایا جائے گا اس طرح کہ اس کا چہرہ اور دونوں پہونچے مٹی سے مسح کروائے جائیں اور اس حال میں مسح کروانے والے کے ہاتھ پر کپڑا اور اسی طرح کی کوئی چیز بندھی ہوئی ہو۔

اگر مرنے والے کے جسم کا کچھ حصہ غسل کے قابل ہو تو اس کا غسل دیا جائے اور باقی حصہ تیمّم کروایا جائے۔

۱۱) میت کو غسل دینے والا غسل سے فارغ ہو کر خود غسل کر لینا مستحب (اچھا) ہے اور یہ ضروری نہیں ہے۔

احکام کفن

١) کفن کیسا ہو ؟ ضروری ہے کہ وہ جسم کو چھپانے والا ہو، سفید اور پاک صاف ہو، نیا ہو تو بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا پاک کپڑا کافی ہے!

٢) مقدار کفن کیا ہو ؟ ضروری ہے کہ سارا جسم کپڑے سے چھپ جائے مرد کو تین اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا مستحب ہے

عورت کے پانچ کپڑے :(١) ازار (٢) اوڑھنی (٣) قمیص (٤) دو چادریں ہوں۔

البتہ چھوٹا بچہ ایک ہی کپڑے میں کفن دیا جائے کوئی حرج نہیں ورنہ تو تین چادروں میں کفن دینا چاہئے اور چھوٹی بچی ایک قمیص اور دو چادروں میں کفن دی جائے !

البتہ کفن کے کپڑوں پر گلاب کا پانی اور دوسرے خوشبو دار چیزیں (بخور) وغیرہ چھڑکے جائیں تاکہ کفن خوشبودار ہو جائے۔

(٣) مرد کے کفن پہنائے جانے کا طریقہ : تین چادریں تہ در تہ بچھا دئے جائیں اور پھر میت کو کپڑوں میں لپیٹ کر، جسم کو چھپا کر لایا جائے اور ان چادروں پر لٹا دیا جائے پھر عطر وغیرہ خوشبودار چیز حنوط کا پھایا (روئی کو تر کرکے) دونوں کولھوں کے درمیان رکھا جائے اور اوپر سے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ دیا جائے پھر بچی ہوئی خوشبودار روئی اس کے دونوں آنکھوں، نتھنوں، کانوں، منہ اور سجدے کے اعضاء، پیشانی ناک، دونوں ہاتھ، گھٹنے اور دونوں قدم کی انگلیاں بدن کے پوشیدہ جگہیں دونوں بغل اور

دونوں گھٹنوں کے درمیان سرین وغیرہ کی جانب رکھی جائے۔ میت کے سر اور کفن کے کپڑوں پر بھی کافور اور خوشبو کا استعمال ہو، اوپر کی چادر کا کنارہ بائیں جانب سے گزار کر دائیں پہلو پر رکھا جائے (باندھا جائے) اور پھر اس کا دایاں کنارہ بائیں پہلو پر ڈالدیا جائے اور پھر اسی طرح دوسری اور تیسری چادر بھی ڈالدئے جائیں اور پھر ان چادروں کے سرے میت کے پیروں کے پاس سے زیادہ اس کے سر کے قریب رکھ دئے جائیں اور پھر وہ فاضل حصہ سر کے پاس سے اکھٹا کرکے اس کے چہرہ کے اوپر سے گھما کر لپیٹ دیا جائے اور پیر کے پاس پڑے ہوئے فاضل حصے اکھٹے کرکے پیروں پر لپیٹ دئے جائیں اور پھر سارے کنارے باندھ دئے جائیں تاکہ وہ نہ بکھریں اور پھر ساری گھانیاں قبر میں کھول دی جائیں۔

۴) عورت کو کفنانے کا طریقہ: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنایا جائے (۱) ازار (۲) قمیص (۳) اوڑھنی جو سر پر اڑھادی جائے گی (۴) دو چادریں جو اس کے جسم پر لپیٹ دی جائیں گی۔

نماز جنازہ کے احکام

نماز جنازہ کی فضیلت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ، حضرت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "من شهد الجنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله، قيراطان. قيل:وماالقيراطان؟ قال: مثل الجبلين العظيمين (متفق علیہ)

ترجمہ: جس نے کسی کے جنازے میں حاضری دی یہاں تک کہ اس کی نماز ادا کی جائے تو اس کے لئے ایک قیراط کا ثواب ہے۔

اور پھر اس کے ساتھ قبرستان تک چلا یہاں تک کہ اس کو دفن کر دیا جائے تو اس کے لئے دو قیراط کا ثواب ہے آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ دو قیراط کی مقدار کیا ہے ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں کے مانند ان کا ثواب ہوگا۔

نماز جنازہ کا حکم : وہ فرض کفایہ ہے اس طرح کہ چند آدمیوں نے اگر اس کو ادا کی تو دوسرے بری الذمہ ہو جائیں گے اور اگر کسی نے میت پر نماز ادا نہ کی تو سارے مسلمان گنہگار ہوں گے !

نماز جنازہ کے شروط : (۱) نیت (۲) قبلہ رخ ہونا (۳) لباس زیب تن کرنا بالخصوص شرم گاہ ڈھانکنا (۴) مصلی کا پاک ہونا (۵) میت کا پاک ہونا (۶) نمازی کا مسلمان ہونا (۷) میت کا مسلمان ہونا (۸) جنازے میں حاضر ہونا اگر وہ دونوں ایک ہی شہر میں ہوں (۹) نمازی مکلّف ہونا، یعنی سن تکلیف کو پہنچ چکا ہو (بالغ ہو)۔

نماز جنازہ کے ارکان : (۱) قیام برائے نماز (۲) چار تکبیریں (۳) سورہ فاتحہ پڑھنا (۴) نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا (۵) میت کے لئے دعاء کرنا (یعنی جنازہ کی مقرر دعاء پڑھنا) (۶) ان اعمال میں ترتیب کا لحاظ رکھنا (۷) تسلیم یعنی السلام علیکم کہہ کر سلام پھیر لینا۔

نماز جنازہ کی سنتیں : (۱) ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھوں کا اوپر اٹھانا (۲) قرائت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا (۳) اپنے لئے دعاء کرنا اور پھر تمام مسلمانوں کو دعاء میں شریک کرنا (۴) قرائت سری ہو نہ کہ جہری ہو (۵) چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے کچھ دیر رک جانا (۶) اپنے سینے پر سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لینا (۷) سلام پھیرنے کے وقت دائیں جانب چہرہ گھمانا۔

نماز جنازہ کی کیفیت

میت اگر مرد ہو تو امام اور مقتدی اس کے سینے کے پاس ٹھہریں اور اگر عورت ہو تو اس کے کمر کے پاس (یعنی) بیچ میں ٹھہر جائیں تمام مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں سنت یہ ہے کہ ان کی تین صف بنالئے جائیں، پھر تکبیر تحریمہ ہو اور اس کے بعد دعائے استفتاح (ثناء :سبحانك اللهم بحمدك.. إلخ یا.. اللهم باعد بيني و بين خطاياي.....) نہ پڑھے! پھر أعوذبالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم اور سورہ فاتحہ پڑھ لے (۲) پھر اللہ اکبر کہے اور درود پڑھے (۳) پھر اللہ اکبر کہے اور درج ذیل دعائے جنازہ پڑھے: "اللهم اغفر لحيناو ميتناو شاهدنا و غائبنا وصغيرناوكبيرنا وذكرنا و انثانا، انك تعلم منقلبنا و مثوانا و انت على كل شيء قدير، اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام و السنة، ومن توفيته منا فتوفه عليهما،

اللهم اغفرله، وارحمه وعافه واعف عنه، و اكرم نزله، ووسع مدخله، واغسله بالماء والثلج و البرد، و نقه من الذنوب و الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس و أبدله دارا خيرا من داره وزوجا خيرامن زوجه وأدخله الجنة وأعذه من عذاب القبروعذاب النار وافسح له قبره، ونورله فيه" ترجمہ: اے ہمارے اللہ! مغفرت فرما ہم میں سے ہر زندہ اور مردہ کی ہر حاضر اور غائب کی، ہر چھوٹے اور بڑے کی، اور ہر نر اور مادہ کی، بیشک تو ہی ہمارے گھر اور ٹھکانوں کو جانتا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

نماز جنازہ کی کیفیت

میت اگر مرد ہو تو امام اور مقتدی اس کے سینے کے پاس ٹھہریں اور اگر عورت ہو تو اس کے کمر کے پاس (یعنی) بیچ میں ٹھہر جائیں تمام مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں سنت یہ ہے کہ ان کی تین صف بنا لئے جائیں، پھر تکبیر تحریمہ ہو اور اس کے بعد دعائے استفتاح (ثناء :سبحانك اللهم بحمدك.. إلخ یا.. اللهم باعد بيني و بين خطاياي.....) نہ پڑھے! پھر أعوذبالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحیم اور سورہ فاتحہ پڑھ لے (۲) پھر اللہ اکبر کہے اور درود پڑھے (۳) پھر اللہ اکبر کہے اور درج ذیل دعائے جنازہ پڑھے :"اللهم اغفرلحيناو ميتناوشاهدنا و غائبنا وصغيرناوكبيرنا وذكرنا و انثانا ، انك تعلم منقلبنا و مثوانا و انت على كل شيء قدير، اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام و السنة، ومن توفيته منا فتوفه عليهما،

اللهم اغفرله، وارحمه وعافه واعف عنه، و اكرم نزله، ووسع مدخله، واغسله بالماء والثلج و البرد، و نقه من الذنوب و الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس و أبدله دارا خيرا من داره وزوجا خيرامن زوجه وأدخله الجنة وأعذه من عذاب القبروعذاب الناروافسح له قبره، ونورله فيه" ترجمہ ۔اے ہمارے اللہ! مغفرت فرما ہم میں سے ہر زندہ اور مردہ کی ہر حاضر اور غائب کی، ہر چھوٹے اور بڑے کی، اور ہر نر اور مادہ کی، بیشک تو ہی ہمارے گھر اور ٹھکانوں کو جانتا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۴) پھر چوتھی تکبیر کہے تھوڑی دیر رکنے کے بعد سیدھی جانب سلام پھیر لے۔

نماز جنازہ میں کوئی تاخیر سے آملے تو چھوٹی ہوئی نماز اس کی کیفیت کے مطابق پڑھ لے اور اگر اس بات کا ڈر ہو کہ جنازہ اٹھالیا جائے گا تو پے در پے چار تکبیرات پکارے اور سلام پھیر دے۔ اگر کوئی شخص جنازے کی نماز پڑھ نہیں سکا اور مردہ دفن کردیا گیا تو اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرے۔

کوئی شخص وطن سے دور ہو اور اس کو اپنے کسی فرد کے وفات کی خبر پہنچ چکی ہو، تو اس کو غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنے کی اجازت ہے۔

اور ہاں کسی عورت کا حمل چار ماہ کا ہو، پیٹ سے گر کر اگر وہ مر جائے تو اس کی بھی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، اور اگر وہ گرا ہوا بچہ چار ماہ کی مدت مکمل نہ کیا ہو تو اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قبروں اور مردوں سے متعلق مختلف مسائل اور احکام:

میت کو قبرستان لے جانا اور دفن کرنا:

فرض کفایہ ہے، اس کو دفن کرنا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ألم نجعل الارض كِفَاتا ،أحيَاءً و أ وَاتا)[مرسلات ۲۶،۲۵] کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنائی؟ جو زندوں اور مردوں کو سمیٹ لیتی ہے (ثم أماته فأقبره)[عبس ۲۱] پھر اسی نے اس کو موت دی اور اس کو دفن کروایا۔

دفن میت کے تعلق سے بہت ساری احادیث آئی ہیں اور وہ نیک عمل اور طاعت رب ہے، اور اس میں میت کا اکرام، لحاظ اور پاس داری ہے۔

اتباع جنازہ، اور قبر تک جانے، پھر دفن میں شرکت وغیرہ مسنون امور ہیں۔ چنانچہ بخاری اور مسلم نے ایک حدیث روایت کی ہے، جو چند صفحات پہلے گزر چکی کہ جنازے کی نماز پڑھنے اور دفن میں شریک رہنے والے کو دو قیراط کا اجر ملے گا۔ بخاری شریف کا ایک اور لفظ ہے: "من شيع "جس نے میت کے تجہیز و تکفین و تدفین میں شرکت کی۔

امام مسلم رحمہ اللہ کی ایک اور روایت میں ہے: "من خرج معها ثم تبعها حتى تدفن "جو شخص جنازے کے ساتھ نکلے اور اس کی پیروی قبر تک کرے اور تا دفن وہیں رہے۔

جنازے کی پیروی کرنے والے کے لئے اس کو اٹھانا بھی سنت ہے، اگر اس کا امکان ہو، اگر قبرستان دور ہو تو جنازہ گاڑی یا جانور پر لاد کر لے جانا سنت ہے۔ جنازے کو گھر سے لے جانے (اور دفن کرنے میں) جلدی کرنا مسنون ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہے :"أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها إليه، وإن تك، سوى ذلك فشر تضعونه عن رقابكم" [متفق علیہ]

ترجمہ : جنازے کے معاملہ میں جلدی کرو اگر جنازے والا نیک ہے تو جلدی کرنا بہت بھلا ہے اور اگر اس کے علاوہ ہے تو بہت برا ہے کہ اس کو اپنے گردنوں پر لادے رہو۔ یاد رہے کہ بہت جلدی بھی نہ کی جائے بلکہ اس کے اٹھانے اور ساتھ چلنے والوں پر سکون و اطمنان ہو۔

کسی چیز کی قرائت، لااله الا الله وغیرہ بآواز بلند ظاہر کرنا نہیں چاہئے اور اسی طرح، استغفروا الله (اس کی مغفرت طلب کرو) وغیرہ بھی پڑھنا نہیں چاہئے کیونکہ یہ بدعت ہے اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے مشابہت ہے۔

جنازے کے ساتھ عورتوں کا نکلنا حرام ہے کیونکہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے "نهيناعن اتباع الجنائز" ترجمہ : ہمیں جنازوں کی پیروی (ساتھ چلنے) سے روکا گیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جنازوں کے ساتھ عورتوں کے نکلنے کا رواج نہیں، تھا تو جنازوں کی پیروی مردوں کا کام ہے، نہ کہ عورتوں کا!

قبروں کو گہرے اور کشادہ بنانا مسنون ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "احفرواوأوسعوا وعمقوا" ترجمہ: قبریں کھودا کرو، اور اس میں کشادگی سے کام لو، اور گہرے بناؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں درج کیا اور اس کی سند کو حسن اور صحیح گردانا ہے۔

عورت کو اس کے قبر میں اتارنے کے وقت اس پر پردہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ پردے کی چیز ہے!

میت کو قبر میں اتارنے والے کے لئے یہ سنت ہے کہ وہ یوں کہے "بسم الله وعلى ملة رسول الله" کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "إذا وضعتم موتاكم فى القبور فقولوا: بسم الله و على ملة رسول الله ﷺ" [اس کو امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کی ہے اور انہوں نے اس کی سند کو حسن بتایا ہے]

ترجمہ: جب کبھی تم اپنے مردوں کو قبروں میں رکھا کرو تو یوں کہو بسم الله وعلى ملة رسول الله ﷺ۔

میت کو اس کے لحدی (بغلی) قبر میں قبلہ رخ کر کے دائیں پہلو لٹایا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کعبۃ اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ وہ تمہارا قبلہ ہے چاہئے تم زندہ رہو یا مردہ "قبلتكم احياء و امواتا" (ابوداؤد وغیرہ)

اس حال میں میت کے سر کے نیچے اینٹ یا پتھر یا مٹی کا ڈھیر رکھا جائے اور اس کو قبر کی اگلی دیوار سے قریب کیا جائے اس کی پیٹھ پیچھے مٹی وغیرہ بطور سہارا کے رکھی جائے تاکہ اس کا جسم چہرے یا پیٹھ کے بل نہ گر جائے۔ پھر لحد کا کھلا ہوا حصہ اینٹ اور گیلی مٹی سے بند کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ خوب بند ہو جائے اور پھر قبر اسی کی مٹی سے بند کر دی جائے اور دوسری مٹی کا اضافہ نہ کیا جائے۔ اور قبر کو بالشت بھر زمین سے اوپر اٹھایا جائے اور اس کی شکل اونٹ کے کوہان کے مانند ہونی چاہئے، تاکہ سیلاب وغیرہ کا بہتا پانی اس سے گزر جائے، اور کوئی پتھر وہاں رکھا جائے اور قبر پر پانی چھڑکا جائے، تاکہ اس کی مٹی دب جائے اور اڑنے نہ پائے۔

نے ارشاد فرمایا ہے : "أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها إليه، وإن تك، سوى ذلك فشر تضعونه عن رقابكم" [متفق علیہ]

ترجمہ : جنازے کے معاملہ میں جلدی کرو اگر جنازے والا نیک ہے تو جلدی کرنا بہت بھلا ہے اور اگر اس کے علاوہ ہے تو بہت برا ہے کہ اس کو اپنے گردنوں پر لادے رہو۔ یاد رہے کہ بہت جلدی بھی نہ کی جائے بلکہ اس کے اٹھانے اور ساتھ چلنے والوں پر سکون و اطمنان ہو۔

کسی چیز کی قرائت، لااله الا الله وغیرہ بآواز بلند ظاہر کرنا نہیں چاہئے اور اسی طرح، استغفروا الله (اس کی مغفرت طلب کرو) وغیرہ بھی پڑھنا نہیں چاہئے کیونکہ یہ بدعت ہے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے مشابہت ہے۔

جنازے کے ساتھ عورتوں کا نکلنا حرام ہے کیونکہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے "نہیناعن اتباع الجنائز" ترجمہ : ہمیں جنازوں کی پیروی (ساتھ چلنے) سے روکا گیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جنازوں کے ساتھ عورتوں کے نکلنے کا رواج نہیں، تھا تو جنازوں کی پیروی مردوں کا کام ہے، نہ کہ عورتوں کا!

قبروں کو گہرے اور کشادہ بنانا مسنون ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "احفرواوأوسعوا وعمقوا" ترجمہ : قبریں کھودا کرو، اور اس میں کشادگی سے کام لو، اور گہرے بناؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں درج کیا اور اس کی سند کو حسن اور صحیح گردانا ہے۔

بنائی جائیں اور انہیں روندی جائیں، اور ان پر کچھ لکھا جائے! کیونکہ یہ تمام کام اسباب و وسائل شرک ہیں اور قبروں سے ناطہ جوڑنے والے افعال ہیں، کیونکہ جاہل جب یہ دیکھیں گے کہ قبر خوبصورت بنائی گئی اور عمارت اس پر شاندار بنائی گئی ہے، تو وہ لوگ اس سے اپنا رشتہ جوڑلیں گے!

قبروں پر چراغ وغیرہ جلانا اور کسی چیز سے روشن کرنا حرام ہے، اور انہیں سجدہ گاہ بنالینا یا ان کے ارد گرد مسجدیں تعمیر کر کے نماز پڑھنا بھی حرام ہے۔

قبروں کی زیارت عورتوں کے لئے حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "لعن اللهُ زوّارات القبور، والمتخذين عليها المساجد و السرج "اللہ نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں اور ان پر چراغ جلانے اور وہاں مساجد بنانے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ (اصحاب السنن (۱) نے اس حدیث کی روایت کی ہے)

ایک صحیح حدیث میں ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "لعن الله اليهود والنصارى: اتخذوا قبور انبيائهم مساجد "اللہ تعالیٰ یہود و نصاری پر لعنت بھیجے کہ انھوں نے اپنے انبیاء کے قبروں کو سجدہ گاہ (مسجدیں) بنالیں!

(یہ بات یاد رہے کہ) قبروں پر عمارتیں بنانا اور ان کی تعظیم بجالانا ہی سارے عالم کے شرک کی بنیاد ہے! قبروں کی توہین حرام ہے، ان پر چلنا جوتے چپل وغیرہ پہن کر انہیں روندھنا، ان پر بیٹھنا وہاں کوڑا کرکٹ وغیرہ پھینکنا اسی طرح پانی ان پر بہانا باعث توہین ہے (بے ادبی ہے)۔

(۱) یعنی امام ابو داؤد، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ وغیرہم رحمہم اللہ

اس سلسلہ میں امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "لأن يجلس أحدكم على جَمرَةٍ فتخرق ثيابه فتخلص إلى جلده خير من ان يجلس على قبر" ترجمہ: قبر پر بیٹھنے سے بہتر یہ ہے کہ کوئی آگ کے تودے پر بیٹھے اور اس سے اس کے کپڑے پھٹ کر جسم اس کا جھلس جائے!

حضرت امام ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ: قبر پر بیٹھنے اور اس پر ٹیکہ لگانے اور روند کر چلنے کی ممانعت پر جو کوئی غور کرے گا تو وہ جان لے گا کہ اس کی وجہ صرف قبر والوں کا احترام ہے کہ ان کے سروں پر سے جوتے پہن کر نہ چلا جائے۔

تعزیت میت: میت کے رشتہ داروں کی تعزیت (پرسا دینا) اور انہیں صبر پر ابھارنا، اور میت کے لئے دعاء کرتے رہنا سنت ہے۔

تعزیت دینے کے سلسلہ میں بہت ساری حدیثیں ہیں ان میں سے سنن ابن ماجہ کی روایت دوج ذیل ہے جس کے رجال سند ثقات (قابل اعتماد) ہیں چنانچہ حضرت عمرو بن حزم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد کی ہے: "مامن مؤمن يعزى أخاه بمصيبة إلا كساه الله من حلل الكرامة يوم القيامة" جو کوئی مرد مؤمن اپنے مؤمن بھائی کی مصیبت پر تعزیت (تسلی) دی تو اللہ تبارک وتعالیٰ بروز قیامت اس کو کرامت کا (عمدہ) لباس پہنائے گا۔ (إن شاء اللہ)

تعزیت کے الفاظ حسب ذیل ہوں گے:

(۱) أعظم الله أجرك: اللہ تمہارا اجر دوبالا کرے

(۲) أحسن عزاءك: تمہاری تعزیت عمدہ ہو۔

(۳) غفر لميتك: اللہ تمہارے میت کی مغفرت کرے۔

یاد رہے کہ تعزیتی جلوس منانا، تعزیت دینے والوں کے استقبال میں مجلس منعقد کرنا، اور اس سلسلہ میں اعلان کرنا نہیں چاہئے جس طرح کہ بعض لوگ آج کل کیا کرتے ہیں اور ہاں البتہ میت کے گھر والوں کو کھانا تیار کر کے بھیجنا مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد جاء هم ما يشغلهم" "تم جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے ہاں وہ چیز آئی ہے جو اس کام سے انہیں مصروف رکھتی ہے۔[امام احمد اور ترمذی نے اس کی روایت کی اور آخر الذکر امام نے اس کو حسن گردانا ہے]۔

اب رہی یہ بات جو آج کل لوگوں میں رواج پا گئی ہے کہ میت کے گھر والوں اور ان کے ہاں لوگ جمع ہونے والوں کے لئے ایک مناسب جگہ کا بندوبست کیا جاتا ہے ان کے لئے کھانے پکائے جاتے ہیں اور اجرت (کرایہ) پر قرآن پڑھنے والوں کا انتظام کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں بے دریغ مال لٹائے جاتے ہیں اس طرح کی ساری حرکتیں ناجائز، ماتم کی قسموں میں داخل ہیں اور دین میں نئی ایجاد (بدعات) ہیں۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں حضرت جریر بن عبداللہ البجلی سے روایت درج کی ہے کہ انہوں نے کہا: " كنا نعد الاجتماع الى اهل الميت وصنعة الطعام بعد دفنه من النياحة" اس کے تمام راوی ثقات ہیں۔

ترجمہ: میت والوں کے ہاں اجتماع کرنے اور اس کے دفن کے بعد جمع ہونے والوں کے لئے کھانا تیار کرنے کو نوحہ کے اعمال میں ہم شمار کرتے تھے۔

حضرت علامہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مصیبت زدہ

(میت والے) لوگ اپنے ہاں لوگوں کو کھانے پر اکھٹا کرنا تاکہ وہ قرآن پڑھیں، اور اس میت کے لئے ثواب بھیجیں سلف صالحین کے ہاں یہ رائج نہیں تھا اور نہ ہی وہ لوگ اس عمل سے واقف تھے۔

اس کھانے پکانے کی رسم کو بعض اہل علم جماعتوں نے بغیر کسی وجہ کے ناپسند کیا ہے! حضرت طرطوشی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ علمائے امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ کسی بھی طرح کا ماتم حرام ہے۔ اور ماتم کہا جاتا ہے کہ کسی مصیبت زدہ کے ہاں جمع ہونا یا اجتماع کرنا (نامناسب ہے) اور یہ عمل بدعت ہے اس کے ثبوت میں کوئی دلیل نہیں ہے اور اسی طرح میت کے گھر دفن کے دوسرے، تیسرے، چوتھے، ساتویں دن مہینہ اور سال کے بعد جمع ہونا، تقریب منانا بہت بڑی آفت و مصیبت ہے اور خطرناک کام ہے۔

قبروں کی زیارت

قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لئے جائز ہے، تاکہ وہ اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کریں اور وہ مردوں کے لئے دعاء کریں اور ان کے گناہوں کی مغفرت طلب کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها" میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا اب تم ان کی خوب زیارت کیا کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی رحمهما الله نے روایت کی ہے، اور ترمذی نے اس جملے کا اضافہ کیا ہے "فانها تذكر الآخرة" کیونکہ وہ عمل تمہیں آخرت کی زیادہ یاد دلاتا ہے۔

زیارت قبور بغیر سفر کے ہو، اور اس کی تین شرطیں ہیں۔(۱) زیارت قبر کے لئے سفر نہ کیا جائے

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لا تشد الرحال الاالی ثلاثة مساجد" ترجمہ: تین مسجدوں کے علاوہ کہیں اور کے لئے سواریاں باندھی نہیں جائیں گی!(یعنی ثواب کی نیت سے سفر نہیں کیا جائے گا)۔

(۲) زیارت قبور کا مقصد عبرت اور نصیحت حاصل کرنا ہے، اور میت کے لئے دعاء کرنی ہے اگر اسکا مقصد قبروں سے برکت حاصل کرنا ہو، یا اپنی کوئی ضرورت اور مرادمانگنی ہو، اور مرے ہوئے لوگوں سے مشکل کشائی کرنا ہو تو پھر اس قسم کی زیارت شرکیہ اور بدعیہ ہوگی!

حضرت شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: زیارت قبور کی دو قسمیں ہیں(۱)شرعیہ (۲)بدعیہ۔

(۱)زیارت شرعیہ سے مراد میت پر سلام بھیجنا اور ان کے لئے دعا کرنا ہے بغیر سفر کے یہ کام ہو اور اسی طرح نماز جنازہ کے لئے (لمبے) سفر کا قصد نہ ہو۔

(۲)زیارت بدعیہ: اگر زیارت کرنے والے کا مقصد صاحب قبر سے اپنی ضرورتیں اور مرادیں مانگنی ہوں تو یہ عمل شرک اکبر ہے یا یہ مقصد ہو کہ اس کی قبر کے پاس دعاء مانگی جائے یا اسی سے دعاء کی جائے تو یہ عمل بدعت منکرہ (مردود) ہے اور شرک کا وسیلہ بھی ہے۔ یہ کام نہ سنت نبوی ہے اور نہ سلف صالحین اور ائمہ دین نے اس کو جائز قرار دیا ہے!

ہم علم کی اسناد اللہ کی طرف کرتے ہیں اور وہ ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود و سلام بھیجے اور اسی طرح ان کے آل واصحاب پر سلامتی ہو۔

......./ ختم شد /.......

مرکز امام ابن حجر

حیدر آباد دکن کی خدمات

(۱) زیر نظر کتاب بفضلہ تعالیٰ مرکز کی سب سے پہلی خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت سے نوازے (آمین)

(۲) دوسری خدمت: سعودی عرب کے مایہ ناز مصنف، ھیئۃ کبار العلماء کے ممبر، مفتی بلد الحرمین الشریفین علامہ ڈاکٹر بکر بن عبد اللہ ابو زید کی ناقابل فراموش تصنیف خاتون اسلام کی خدمت میں بنام "حراسة الفضيلة" کا اردو ترجمہ "آبرو کی حفاظت" الحمد للہ منظر عام پر آ گئی ہے، اور عوام واہل علم سب کی داد استحسان حاصل کر چکی ہے!

(۳) تیسری خدمت: علامہ راحل، مفتی اعظم، مقبول عرب و عجم سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ (سابق رئیس عام ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء، مفتی عام مملکت سعودی عرب) کی مشہور و معروف اور مختصر اور مفید عربی کتاب "التحقيق و الايضاح لكثير من مسائل الحج و العمرة و الزيارة" کا تلگو ترجمہ بنام:

زیر عمل ہے۔ اس خدمت کو اللہ بخوبی انجام دینے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

(۴) چوتھی خدمت: علامہ مذکور ڈاکٹر بکر بن عبد اللہ أبو زید سلمہ اللہ کی مشہور و معروف کتاب "تسمیۃ المولود" کا اردو ترجمہ "آپ کے بچے کا نام کیا ہوگا؟" قارئین کی نذر کیے گئے۔

قارئین کرام بالخصوص علمائے دین سے امید ہے کہ وہ اپنے مفید مشوروں اور گرانقدر دینی دلچسپیوں سے اس مرکز کو نوازیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم سے امت کو نفع بخشے (آمین)

عنوان مراسلہ: **مرکز امام ابن حجر**

پوسٹ بکس نمبر ۵۷،

بنجارہ ہلز، حیدر آباد، ۵۰۰۰۳۴